حضرت عُمر بن عبدالعزیزؒ

ایک بڑی اسلامی حکومت کا حاکم موت کے قدموں کی چاپ سُن رہا تھا۔ موت لمحہ لمحہ قریب آ رہی تھی۔ اس کا ولی عہد اور جوان بیٹا اس کی زندگی میں ہی مر گیا تھا۔ دوسرے بیٹے بہت چھوٹے تھے۔ مرتے ہوئے بادشاہ نے کہا کہ میرے بیٹوں کو شاہی لباس پہنا کر اور تلواریں لگا کر میرے سامنے لاؤ۔ بچے اتنے چھوٹے تھے کہ وہ اپنے لباس بھی نہیں سنبھال سکتے تھے، تلواریں تو بہت بھاری تھیں۔ بادشاہ نے حسرت اور افسوس سے کہا ___ "ہائے میری نامرادی۔ کامیاب وہ ہے جس کے بیٹے بڑے ہوں"۔ ایک نوجوان قریب کھڑا تھا۔ اُس نے کہا۔ "اے مسلمانوں کے سردار! آپ ناکام نہیں۔ اللہ کا فرمان ہے کہ جس نے اپنے ربّ کا نام لیا اور نماز پڑھی وہ کامیاب ہوا"۔

یہ سن کر مرتے ہوئے حکمران کو سکون حاصل ہوا اور اس نے اسی نوجوان کو اپنا جانشین نام زد کیا۔ وہ حکمران تھا خلیفہ سلیمان بن عبدالملک اور وہ نوجوان تھا عُمر بن عبدالعزیزؒ۔

جب عُمر بن عبدالعزیزؓ کو معلوم ہوا کہ وہ خلیفہ نام زد کیے گئے ہیں، تو انھوں نے اپنے اللہ سے کہا کہ میرے مالک! مجھے قوّت دے کہ میں اس بوجھ کو سنبھال سکوں۔ ویسے وہ سلطنت کے کاموں سے خوب واقف

تھے۔ وہ مدینے کے گورنر رہ چکے تھے اور اپنے رسول ﷺ کے شہر کے ہر آدمی سے انھیں محبّت تھی۔ خدمت ان کا طریقہ اور خوش اخلاقی ان کی عادت تھی۔

حضرت عُمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ بننے سے پہلے بڑی شاندار زندگی بسر کرتے تھے۔ قیمتی سے قیمتی خوشبوئیں استعمال کرتے، اعلیٰ درجے کے کپڑے پہنتے تھے۔ بہترین کپڑا بھی سامنے آتا تو کہتے۔ "کیا اس سے اچھّا کپڑا تمہارے پاس نہیں؟ یہ تو بہت معمولی ہے"۔ اور خلیفہ بننے کے بعد ایسی تبدیلی آ گئی کہ جب بہت معمولی کپڑا آپ کو پیش کیا جاتا تو کہتے۔ "بھئی، یہ تو بہت اچھّا ہے۔ کیا اس سے کم قیمت کپڑا نہیں ملا؟"

خلیفہ بنتے ہی آپ نے وہ تمام قیمتی چیزیں مسلمانوں کے خزانے میں جمع کرا دیں جو سلیمان بن عبدالملک کے استعمال میں تھیں۔

حضرت عُمر بن عبدالعزیزؒ نے اس طرح حکومت کی کہ لوگوں کو خلفائے راشدین کا زمانہ یاد آ گیا۔ آپ رات کو شہر کے گشت کے لیے نکلتے تو پہرہ داروں کو حکم تھا کہ وہ آپ کو دیکھ کر کھڑے نہ ہوں۔ کوشش کرتے تھے کہ اپنے ملازموں کو پہلے خود سلام کریں۔

سرکاری چیزوں کے استعمال میں احتیاط کا یہ عالم تھا کہ ایک رات سرکاری چراغ کی روشنی میں کام کر رہے تھے کہ کوئی دوست کسی ذاتی کام سے ملنے آ گیا۔ آپ نے چراغ بُجھا کر، اندر سے ذاتی چراغ منگوا لیا اور پھر دوست سے باتیں شروع کیں۔

سادگی کا یہ حال تھا کہ کبھی کبھی آپ کے پاس ایک ہی کُرتا ہوتا۔ ایک بار آپ کو جمعہ کی نماز کے لیے پہنچنے میں دیر ہو گئی۔ مسلمانوں کا خلیفہ جمعہ کی نماز میں امامت خود کرتا تھا۔ لوگوں نے دیر ہونے پر اعتراض کیا۔ عاجزی سے جواب دیا۔ "بھائیو، میرے پاس یہی ایک کُرتا ہے۔ سوکھنے میں دیر ہوئی، آئندہ خیال رکھوں گا۔"

حضرت عُمر بن عبدالعزیزؒ اپنے حاکموں پر کڑی نظر رکھتے تھے۔ ایک لمحہ کے لیے بھی اللہ کے بندوں سے غافل نہ ہوتے اور اس سلسلے میں اللہ سے ڈرتے رہتے۔ آپ کی بیوی فاطمہ بنت عبدالملک کی گواہی ہے کہ آپ اللہ کے خوف سے اپنے بستر میں کسی چڑیا کی طرح یوں لرزتے جیسے دم گُھٹ رہا ہو۔

جب خلیفہ ایسا ہو تو ظاہر ہے کہ دوسرے حاکموں کو بھی انسان کی خدمت میں مزا آنے لگتا ہے یا مجبوراً اس کی تقلید کرنی پڑتی ہے اور عُمر بن عبدالعزیزؒ تو ہر معاملے سے واقفیت رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے پورا معاشرہ اسلامی رنگ میں رنگ گیا۔

حضرت عُمر بن عبدالعزیزؒ، حضرت عُمر فاروقؓ کے پَر نواسے تھے۔ آپ ۶۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۰۱ھ میں اپنے پیدا کرنے والے سے ملے۔ آپ نے کل چالیس سال کی عمر پائی، لیکن اپنا نام ہمیشہ کے لیے چھوڑ گئے۔ تم سے کوئی پوچھے کہ کیا دریا کی موجوں پر اپنا نام لکھا جا سکتا ہے؟ تم کہو گے "نہیں۔" مگر عُمر بن عبدالعزیزؒ جیسے لوگ وقت کے دریا کی موجوں پر اپنا نام لکھ جاتے ہیں اور وہ باقی رہتا ہے۔

مشق

(الف) نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیے:

۱- خلیفہ سلیمان بن عبدالملک اپنی موت کے وقت کس بات پر افسوس کر رہا تھا؟

۲- ایک نوجوان عُمر بن عبدالعزیزؒ نے اس سے کیا کہا؟

۳- حضرت عُمر بن عبدالعزیزؒ نے خلیفہ بننے کے بعد سب سے پہلا کام کیا کیا؟

۴- حضرت عُمر بن عبدالعزیزؒ کا دورِ خلافت اسلام کا سنہری دَور کیوں مانا جاتا ہے؟

۵- حضرت عُمر بن عبدالعزیزؒ کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(ب) ذیل کے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

گشت۔ تقلید۔ حسرت۔ سکون۔ نامرادی

(ج) ۱۔ میری دوات کہاں ہے؟ ۲۔ میں نے نیا قلم خریدا ہے۔

آپ نے مندرجہ بالا جملوں میں پڑھا کہ ہم نے "دوات" کو مؤنث اور "قلم" کو مذکّر استعمال کیا ہے حالاں کہ ان میں مذکّر یا مؤنث ہونے کی کوئی علامت نہیں۔ اردو زبان میں ہزاروں ایسے لفظ ہیں جن میں سے ہم کسی کو مذکّر استعمال کرتے ہیں اور کسی کو مؤنث۔ اب مندرجہ ذیل الفاظ میں سے مذکّر اور مؤنث علیٰحدہ کر کے لکھیے:

سلطنت۔ قدم۔ لباس۔ نماز۔ قوّت۔ سکون۔ خزانہ۔ چراغ۔ کوشش۔ امامت۔ عاجزی